سوال

(296) مغرب کی نماز کی قضائی اور عشاء کی نماز کا وقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد میں نماز مغرب ہو چکی ہے۔ جب وقت قضاء ہوا اور عشاء کی نماز کا وقت آ گیا تو دو شخص اس مسجد میں آئے اور مغرب کی نماز قضا با جماعت مع اذان و اقامت کے پڑھی ایسی صورت میں ان کو نماز قضا با جماعت پڑھنی چاہیے ساتھ اذان و اقامت کے یا بغیر جماعت کے ؟ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسجد میں نماز جماعت کے ساتھ ہو چکی تھی تو اس میں پھر اس نماز کو یا اس کی قضا کو جماعت سے پڑھنے کی ممانعت ثابت نہیں ہے بلکہ جواز ثابت ہے۔ ابو داؤد و ترمذی میں ابو سعید سے مروی ہے۔

أن رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بأصحابہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : «من یتصدق علی ھذا فیصلی معہ فقام رجل من القوم فصلی معہ»

نیل الاوطار میں ہے۔

وقد استدل الترمذی بھذا الحدیث علی جواز ان یصلی القوم جماعة فی مسجد قد صلی فیہ قال وبہ یقول أحمد وإسحاق اھ)

تعلیق المغنی علی الدار قطنی میں ہے۔

ان تکرار الجماعة فی المسجد الذی قد صلی فیہ مرة واحدة او اثنتین او ثلاثة او أکثر من ذلک بلا کراھة جائز و عمل علی ذلک الصحابة والتابعون ومن بعد ھم واما القول بالکراھة فلم یقم دلیل علیہ بل ھو قول ضعیف انتھیٰ

پس صورت مسئولہ میں ان کی نماز با جماعت پڑھنی چاہیے رہی یہ بات کہ اذان و اقامت ہو یا نہ ہو سوا دائے جماعت ثانیہ کے لیے اذان کا ہونا اس مسجد میں جس میں پہلی جماعت کے لیے اذان ہو چکی ہو کسی حدیث مرفوع سے ثابت نہیں ہوتا ہاں فعل حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ہونا چاہیے۔ صحیح بخاری میں ہے۔

جاء انس إلی مسجد قد صلی فیہ فأذن وأقام وصلی جماعة رواہ البخاری معلقا

''یعنی حضرت انس ایک مسجد میں آئے جس میں نماز ہو چکی تھی پس اذان دی اور اقامت کہی اور جماعت سے نماز پڑھی۔''

اور قضاء فوائت کی جماعت کے لیے اذان کا ہونا حدیث مرفوع سے ثابت ہے چنانچہ حدیث لیلة التعریس و حدیث یوم الخندق میں مصرح ہے۔ فامر بلالا فاذن واقام۔ نیل الاوطار میں ہے۔

استدل بالحدیث علی مشروعیۃ الأذان والاقامۃ فی الصلوٰۃ المقضیہ وقد ذھب اِلی استحبابھا فی القضاء الھادی والقاسم والناصر وابو حنیفۃ وأحمد بن حنبل وابو ثور

عالمگیریہ میں ہے۔

من فاتتہ صلٰوۃ فی وقتھا نقضاھا أذن لھا وأقام واحدا کان أو جماعۃ کذافی المحیط

اوریہ حکم عام ہے اس سے کہ جس مسجد میں قضا فوائت ہوتی ہے اذان ہوچکی ہو یانہ ہوئی ہوتاکہ یہ نماز قضاء موافق ادا کے ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(حررہ عبدالحق ملتانی عفی عنہ، فتاویٰ نذیریہ جلد ا ص ۲۷۵، سید محمد نذیر حسین)

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02

محدث فتویٰ